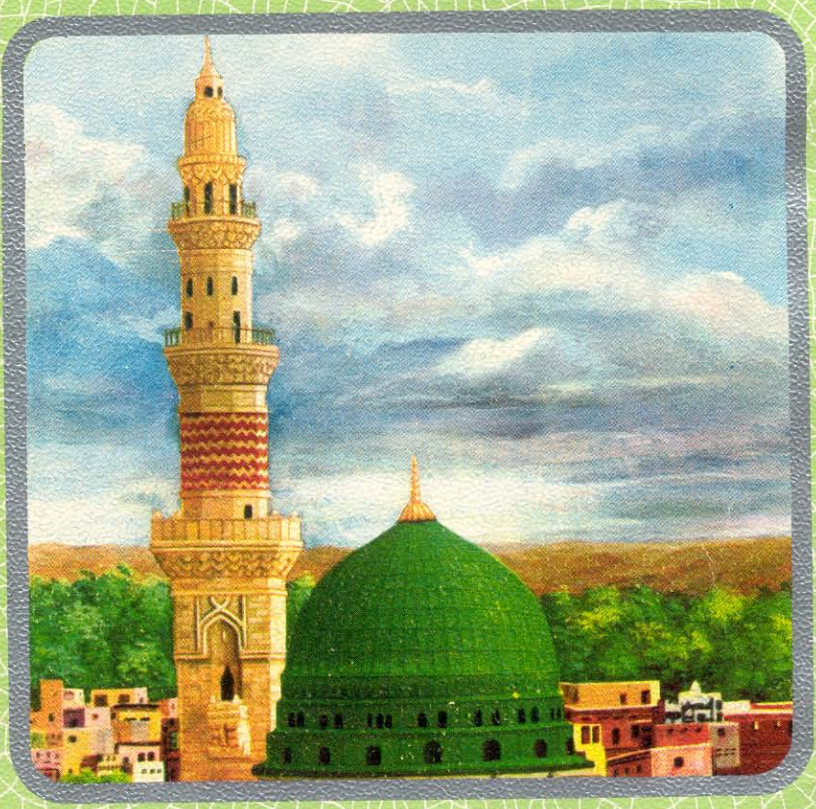


اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمِيِّ الْاَخِي الْاَوْصِيَا وَصَلِّ عَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعِزِّزْهُ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُكَ اَلَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاقْرُبْ اِلَيْهِ - يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

سلسلہ جمعہ
۲۶۷

الصَّحَفَاتُ (خاموشی)



کرۃ ارض پر بسنے والے تمام مسلمان بھائی آپس میں متحد ہوں - یا حییٰ یا قیوم آمین

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی

المقام النجاة الصحاف لمقبول المصطفین • دارالاحسان

فیصل آباد — پنجاب — پاکستان

فِيْلَ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ ﷺ

مَذْهَبِي وَحُبِّي مِلَّتِي

وَطَاعَتُهُ مَكْنِزِي

(یہ کہ حضور اقدس ﷺ سے عشق میرا مذہب

محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے)



ابوہیں محمد برکت علی اودھانی

غفر عنہ

الصَّمتُ

(خاموشی)

سلسلہ فقہ
۲۶۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا چپ رہے، اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی خاطر اور عزت کرے۔

(صیغ البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً أو یہمت ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جاره ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے یاد رکھا، کہ حضور اقدس

عن ابی شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ قال سمع اذنای ووعاہ قلبی النبی صلی اللہ علیہ

وسمّ يقول الضيافة ثلاثة
ايام جائزته قيل وما
جائزته قال يوم وليلة ومن
كان يومين بالله واليوم الآخر
فليكرم ضيفه ومن كان يومين
بالله واليوم الآخر فليقل خيرا
اوليسكت

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہمان
کی مہمان داری تین روز تک ہے۔ اور
مہمان کا حق ادا کرو۔ کسی نے پوچھا،
مہمان کا کیا حق ہے؟ فرمایا، ایک رات
دن خاطر سے پیش آنا۔ اور فرمایا جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے
مہمان کی خاطر و مدارت کرے، اور جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لائے ہوئے ہے
وہ منہ سے نیک بات نکالے۔ یا
چُپ رہے۔

(صیغ البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يقول ان العبد يتكلم بالكلمة
ما يتبين فيها يزل بهافي
النار بعد ما بين المشرق
والمغرب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ
فرماتے تھے، کہ جو کوئی بے سوچے
سمجھے بات کہے، تو وہ دوزخ کے اندر
مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے
بھی دور ڈالا جائے گا۔

(صیغ البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹ / صیغ مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی زبان اور
شرمگاہ کا ضامن ہو، تو میں اس کے
واسطے جنت کا ضامن ہوں۔

عن سهل بن سعد رضی اللہ
عنه عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من یضمن لى
ما بین لحيہ وما بین
رجلیہ ضمن له الجنة .

(صحيح البخارى جلد ۲ صفحہ ۹۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، کبھی انسان اللہ کی رضا کی کوئی
بات کہہ دیتا ہے، اور وہ اسے کوئی اہمیت
نہیں دیتا۔ اللہ اس کی وجہ سے اس کے درجے
بلند کر دیتا ہے۔ اور کبھی انسان کوئی
بات اللہ کی ناراضگی کی کہہ دیتا ہے، وہ
اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، اس
کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
عنه عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان العبد یسکلم
بالکلمۃ من رضوان اللہ لایلقی
لہا بالآیۃ فی اللہ بہارجات
وان العبد یتکلم بالکلمۃ
من سخط اللہ لایلقی لہا
بالایہوی بہانی جہنم .

(صحيح البخارى . جلد ۲ . صفحہ ۹۵۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، میں نے عرض کیا ،
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات

عن عقبۃ بن عامر رضی
اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما النجاة

کس طرح ہے؟ فرمایا۔ اپنی زبان روک
لو۔ اور چاہیے کہ تمہارا گھر کشادہ ہو، اور
اپنی غلیظوں پر رویا کرو۔

قال امك عليك سائك ويسعك
بيتك و ايلك على خطيتك
(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے، کہ آپ نے ارشاد
فرمایا۔ کہ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو
اُس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے
کہتے ہیں، کہ تو ہمارے بارے میں اللہ
سے ڈر۔ کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔
اگر تو سیدھی رہے گی، تو ہم بھی سیدھے
رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی، تو ہم
بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ
رفعہ قال اذا اصبیح ابن آدم
فان الاعضاء كلها تكفر اللسان
فتقول اتق الله فينا فانما نحن
بلك فان استقممت استقمنا و
ان اعوججت اعوججنا۔

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنی دونوں
داڑھوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور
اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز،
(شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، تو
میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔

عن سهل بن سعد رضی اللہ
عنه قال قال رسول الله صلی
الله عليه وسلم من يتوكل لی
ما بین لحيیه وما
بین رجلیه اتوكل له بالجنة

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

عن سفيان بن عبد الله الثقفي
رضي الله عنه قال قلت
يا رسول الله حدثني
بأمر اعتصم به قال
قل ربّي الله ثم استقم قال
قلت يا رسول الله ما
أخوف ما تخاف على فأخذ
بلسان نفسه ثم قال هذا

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے، جسے میں مضبوط پکڑ لوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اسی پر سدا قائم رہو۔ (قولاً فعلاً) فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یہ بھی بتلا دیجئے کہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز کون سی ہے؟ آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑ لی اور فرمایا۔۔۔ ”یہ“

عن عبد الله بن عمرو بن
العاص رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صمت نجا -

رسنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ نے روایت کی، کہ حضور لقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو خاموش رہا، نجات پا گیا۔

عن انس رضي الله عنه عن
رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال يا اباذر الادل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ۔ میں تجھ

على خصلتين هما اخف على
انظروا ثقل في الميزان
قال قلت بلى قال طول
الصمت وحسن الخلق والذى
نفسي بيده ما عمل الخلائق
بمثلهما -

کو دو ایسی باتیں بتلاؤں، جو نہایت
سبک اور لمبی ہیں لیکن اعمال کے ترازو
میں بہت بھاری ہیں، حضرت ابوذرؓ
نے عرض کیا۔ ہاں ضرور بتلائیں، آپ
نے فرمایا طویل خاموشی اور خوش خلقی قیم
ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے۔ ان دو خصلتوں
سے بہتر مخلوق کیلئے کوئی کام نہیں ہے

(رواہ البیہقی/ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۵)

عن عمران بن حصین رضی
اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال مقام الرجل
بالصمت افضل من عبادۃ
ستین سنة -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا
(اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) سائٹھ سال
کی عبادت سے بہتر ہے۔

(رواہ البیہقی/ مشکوٰۃ المصابیح — صفحہ ۴۱۴)

عن عمران بن حطان رضی
اللہ عنہ قال اتيت اباذر
رضی اللہ عنہ فوجدته في
المسجد محتبياً بكساء اسود
وحدة فقلت يا اباذر رضی

حضرت عمران بن حطان رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاریؓ
رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ مسجد میں
سیاہ چادر پیٹے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے
کہا، ابوذرؓ! یہ تنہائی کیسی ہے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتا سنا ہے، کہ تنہائی بُرے ہمیشوں سے بہتر ہے، اور صالح ہمیشوں سے بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُرائی کی تعلیم سے !

اللہ عنہ ماہذہ الوحدة فقال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الوحدة ،
خیرٌ من جلیس السوء والجلیس
الصالح من الوحدة واملأ
الخیر خیرٌ من السکوت
والسکوت خیرٌ من املأ
السر -

(رواہ البیہقی / مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے وفات پائی۔ ایک شخص نے کہا، تجھ کو جنت کی خوشخبری ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تو یہ بات کہتا ہے، شاید حقیقت حال سے تو واقف نہیں، ممکن ہے اس نے بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو۔ اور ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آئے (مثلاً علم اور زکوٰۃ وغیرہ)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
توفی رجلاً من الصحابہ
فقال یعنی رجلاً ابشراً بالجنت
فقال فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اولاً تدری
فلعلہ تکلم فیمالا یعنیہ ا بخل
بمالا ینقصہ -

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۵)

عن سماع قال قلت لجابر
بن سمرة اكدت تجالس رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال
نعم فكان طويلا الصمت قليل
الضحك وكان اصحابه يذكرون
عنده الشعور واشياء من
امورهم فيضحكون وربما تبسم

(مسند احمد بن حنبل)
جلد ۵ صفحہ ۸۶)

حضرت سماع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
سے عرض کیا، کہ آپ لوگ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مجلس ہوتے
تھے، تو انہوں نے جواب دیا، کہ ہاں حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی اختیار
کرتے تھے، تھوڑا ہنستے تھے۔ اور آپ
کے صحابہ کرامؓ آپ کے پاس شعر وغیرہ
کہا کرتے تھے اور کچھ اپنے کاروبار کا ذکر
کیا کرتے تھے، پھر وہ ہنسا کرتے تھے،
اور کبھی کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
مسکرا دیا کرتے تھے۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، کہ کوئی شخص زبان سے بات کرتا
ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اس سے کچھ نقصان
بھی ہوگا۔ حالانکہ وہ اس کے سبب ترسنا
نیچے گرتا رہتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الرجل یتکلم بالکلمۃ
لایری بہا باسأیہوی بہا سبعین
حزینا فی النار
(جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۶۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

عن عمران بن حصین رضی اللہ

سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا (اور اس خاموشی پر ثابیت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادة ستين سنة (رواه البيهقي/مشکوٰۃ المصابيح صفحہ ۴۱۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ خاموشی میں کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن خاموشی اختیار کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصمت حكم وقليل فاعلوه۔
(الفردوس/منتخب كنز العمال صفحہ ۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی سب سے اونچی عبادت ہے۔

عن ابی ہریرق رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصمت ارفع العبادۃ۔
(منتخب كنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت محرز بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی عالم کے لئے زینت ہے اور جاہل کیلئے پردہ ہے

عن محرز بن زهير رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصمت زين للعالم وستر للجاهل

منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹

عن مالک بن یحیا مرضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ لسانک ۔

حضرت مالک بن یحیا مرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی حفاظت کرو ۔

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۰)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صمت الصائم تبیح و نومه عبادة و دعاؤه مستجاب و عمله مضاعف رواہ ابو یوسف بن مندہ فی امالیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کی خاموشی تبیح ہے ۔ اور اس کا سونا عبادت ہے ۔ اور اس کی دعا قبول ہے اور اس کے عمل دو گن کئے جاتے ہیں ۔

(الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۳۸)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقة حفظ اللسان ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے ۔

(رواہ الدیلمی فی القروص)

(الجامع الصغير جلد ۱ صفحہ ۴۱)

قال وهب رضي الله عنه
اجمعت الحكماء على ان
رأس الحكمة الصمت
حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ دانائوں نے اس پر اتفاق کیا
ہے کہ دانائی کی اصل رجسٹ، خاموشی ہے
(فیض القدير جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

عن الحسن رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اَوَّلُ الْعِبَادَةِ
الصَّمْتُ (رواه هناد مرسلاً)
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
مرسل روایت ہے، کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت
میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی
اختیار کرنا ہے۔
(منتخب كنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

قال الفضيل رضي الله عنه لا حج ولا
رباط ولا جهاد اشد من حبس اللسان
(فتح القدير جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)
حضرت فضیلؒ فرماتے ہیں کہ زبان کی خاموشی،
حج اور اگلے موچوں میں ہر وقت نشن کے سامنے
تیار رہنے اور جہاد سے بھی سخت ہے۔

روى انه مات حبر من بني اسرائيل
فما وضع على سريره وجدوا على عنقه لرحا
من ذهب فيه ثلاثة اسطر الصمت
روایت ہے، بنی اسرائیل میں سے ایک عالم دنیا
پاگئے، جب انکو چارپائی پر رکھا گیا۔ لوگوں نے
دیکھا کہ اس کے گلے میں سونے کی تختی ہے جس پر تین

سید الاخلاق (رواہ الدیلمی)

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۲۲)

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اکثر خطایا ابن آدم فی سائہ

گناہ اسکی زبان میں ہیں۔

(الجامع الصغیر، جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ

عنه عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال انک

لن تنزال سالماً ما سکت

فاذا تکلمت کتب لک او علیک

(الطبرانی / ابن رجب ص ۹۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ فرمایا سرور دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم نے تو اس وقت تک گناہوں

سے بچا رہے گا جب تک تو خاموش

رہیگا۔ پھر جب تو نے خاموشی توڑی اور تو

بول پڑا پھر یا تو وہ بات تیرے فائدہ کیلئے

ہوگی یا وہ تجھ پر وبال بن جائے گی۔

عن وہب بن منبہ رضی اللہ

عنه قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یتیم الدین

الصلوة و سنام العمل الجہاد

و افضل اخلاق الاسلام صمت

حتی یسلم الناس منک

(رواہ ابن المبارک / منتخب کنز العمال صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے

مرسلہ روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین کا قائم ہونا نماز

پڑھنے سے ہے۔ اور عمل کی بندگی جہاد

سے ہوتی ہے۔ اور اسلام کے افضل اخلاق

میں سے خاموشی ہے جب تک تجھ سے

لوگ سلامت رہیں۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ مرسلاً
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم رحم اللہ رجلاً قال
 حقاً او سکت رحم اللہ رجلاً
 قام من اللیل فصلى ثم قال
 لا مبراة فی قومی فصلی
 (رواہ ابن ابی الدنیا)
 (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
 مراسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس
 آدمی پر رحم فرمائے، جو سچی بات کہتا یا خاموش
 رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے
 جو رات کو کھڑا ہو کر نفل گزارتا ہے پھر اپنی
 بیوی سے کہتا ہے کہ اے خوش بخت اٹھ
 کھڑی ہو کر نماز پڑھ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من کثر کلامہ
 کثر سقطہ ومن کثر کلامہ
 کثر کذبہ ومن کثر ذنوبہ
 کثر ذنوبہ ومن کثر ذنوبہ
 کانت النار اولى به۔
 (رواہ العسکری فی الامثال)
 (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ جو زیادہ باتونی ہوگا۔ اس کی
 غلطیاں زیادہ ہوں گی۔ اور جو زیادہ باتونی
 ہوگا۔ زیادہ جھوٹ بولے گا۔ اور جو زیادہ جھوٹ
 بولے گا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔
 اور جو شخص کہ اس کے گناہ زیادہ ہوں گے
 دوزخ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔

عن ابی حمیفۃ رضی اللہ عنہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابو حمیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اللہ کے ہاں پیارے
عملوں میں سب سے زیادہ پیارا
عمل زبان کی حفاظت ہے۔

وسلم احب الاعمال الى الله حفظ
اللسان

رواہ ابوالشیخ فی کتاب الثواب
والبیہقی فی شعب الایمان
(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ خاموشی اختیار کرنا اخلاق
کی سہوار خصلت ہے، اور جو شخص
مذاق کرتا ہے وہ لوگوں میں ہلکا ہو
جاتا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الصمت سيد الاخلاق
ومن مزح استخف به
(رواہ الدیلمی فی الفہرست)
(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ تین جگہ
خاموشی کو پسند فرماتا ہے۔ قرآن مجید
پڑھتے وقت، لڑائی کے وقت اور
جنازہ کے وقت۔

عن زيد بن ارقم رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله تعالى
يحب الصمت عند ثلاث
عند تلاوة القرآن وعند
الترحف وعند الجنازة
(رواہ الطبرانی/منتخب کنز العمال
جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اول العبادۃ
الصمت
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
مرسلہ روایت ہے، کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت
میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی
(رواہ ہناد مرسلہ)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا خیر فی حیوۃ
الا للاحد رجلین رجل ستیر
صوت راع او ناطق بعلم
(رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کی
زندگی کے سوا جینے میں کوئی فائدہ نہیں۔
ایک وہ آدمی جو لوگوں کے عیبوں پر پردہ
ڈالتا ہے، خاموش طبیعت۔ بات کو یاد
رکھنے والا۔ دوسرا جو علم کے ساتھ بات
کرتا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یستکمل احدکم حقیقۃ
الا بایمان حتی یحزن من
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے، تم میں سے کوئی اس وقت تک
ایمان کی حقیقت کو کامل نہیں کر سکتا

سانہ ۔ جب تک وہ اپنی زبان کو خزانہ

رہا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) نہ بنائے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ
كف سانہ عن اعراض
المسلمین لا تحل شفاعتی
لظعان ولا لعان
رواہ الدیلمی فی الفردوس)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم
فرمائے جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں
کی عزتوں سے بچا لیا۔ میری شفاعت
لظعن کرنے والوں کے لئے جائز نہ
ہوگی ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن علی رضی اللہ عنہ قال
الصمت داعیۃ الی المحبة
(رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہیں ۔ خاموشی محبت کو دعوت
دیتی ہے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن علی رضی اللہ عنہ
قال دار شخصۃ لا یدکر و
الصمت تسلیم ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
اپنے آپ کو اتنا چھپا کر رکھو کہ تمہارا
کسی جگہ ذکر تک بھی نہ ہو، اور خاموشی اختیار

(رواہ ابن ابی الدنیا) کرو۔ بچے رہو گے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم العافیۃ عشرة اجزاء
تسعة فی الصمت والعاشرۃ
فی العزلة۔

(رواہ الدیلمی فی الفہرست)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن عبادة بن الصامت رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قولوا خیراً
تغنموا واسکتوا عن شر تسلموا
(رواہ القضاہی)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من سرہ ان یسلم فلیسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسے اس بات کا شوق ہو کہ

الصمت

پہنچ جائے تو اُسے لازم ہے کہ خاموشی اختیار کرے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العبادة عشرة اجزاء تسعة
منها في الصمت والعاشر
كسب اليد من المحلل
(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عبادت دس حصوں میں تقسیم ہے (جس میں
سے) نو حصے تو صرف خاموشی ہی میں ہیں اور
دسواں حصہ ہاتھ سے حلال کی روزی
کمانا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
قال دخلت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذكر
الحديث بطوله الى ان قال
قلت يا رسول الله اوصني قال
اوصيك بتقوى الله فانها
زين لامرئ كلك قلت يا
رسول الله زدني قال عليك
بتلاوة القرآن وذكر الله

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاں حاضر ہوا۔ پھر انہوں نے ایک
لمبی حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ میں نے
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم! آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ
نے فرمایا میں تجھے اللہ سے ڈرنے
کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ تیرے سارے
عملوں کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا

عز وجل فانه ذكر لك
 في السماء ونور لك في
 الارض قلت يا رسول الله زدني
 قال عليك بطول الصمت
 فانه مطردة للشيطان
 وعون لك على امر دينك
 قلت زدني قال واياك وكثرة
 الضحك فانه يمدد القلب
 ويذهب بنور الوجه قلت
 زدني قال قل الحق وان كان
 مراقبت زدني قال
 لا تخف في الله دومة
 لا ثم قلت زدني قال
 ليحجزك عن الناس ما تعلم
 من نفسك -
 (رواه احمد والطبراني و
 ابن حبان)

مجھے اور وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا
 تو قرآن مجید کی تلاوت کو اور اللہ کے ذکر
 کو لازم پکڑ۔ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمانوں
 پر شہرت کا سبب بنے گا۔ اور زمین پر تیرے
 لئے روشنی ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا
 کہ اور وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا
 لمبی چپ اختیار کر۔ کیونکہ وہ تجھ سے
 شیطان کو بھگانے والی ہے۔ اور تیرے
 لئے دین کے کاموں میں مددگار ثابت ہوگی
 میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمائیے۔
 آپ نے فرمایا۔ زیادہ ہنسی سے بچ
 کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ اوپر سے
 کی رونق کو ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض
 کیا۔ کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ نے
 فرمایا۔ سچی بات کہہ۔ اگرچہ وہ کڑوی ہو۔
 میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمائیے
 آپ نے فرمایا۔ اللہ کے بارے میں
 کسی ملامت کرنے والے کی ملامت
 سے مت ڈر ! میں نے عرض کیا۔ کہ
 مجھے اور وصیت فرمائے۔ آپ نے فرمایا
 لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے

تجھے اپنے اعمال کی زیادہ فکر ہو۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۳۱)

حضرت البرحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کون سے عمل اللہ کے ہاں پیارے ہیں؟ تو صحابہ کرامؓ خاموش ہو گئے۔ کسی نے جواب نہ دیا (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا۔ وہ زبان کی حفاظت ہے۔

عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ای الاعمال احب
الی اللہ عزوجل؟ قال
فستوا، فلم تجبہ احدٌ
قال وهو حفظ اللسان
(رواہ ابوالشیخ بن حبان
والبیہقی)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غصے کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا۔ اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی شرم گاہ پر پردہ ڈال دے گا۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من دفع غضبه دفع اللہ
عنه عذابه ومن حفظ
لسانه ستر اللہ عودته۔
(رواہ الطبرانی فی الاوسط و
ابو یعلی)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

عن اسلم رضى الله عنه قال
ان عمر رضى الله عنه دخل يوماً
على ابي بكر الصديق رضى الله
عنه وهو يجيد سائحه فقال
عمر رضى الله عنه معذرة
الله لك فقال له ابو بكر
رضى الله عنه ان هذا اورى
الموارد -

(موطا امام مالك صفحہ ۳۸۷)

حضرت اسلم رضى الله عنه سے روایت
ہے، کہ ایک روز حضرت عمر رضى الله عنه
حضرت ابو بكر رضى الله عنه کے پاس آئے،
اور اُس وقت حضرت ابو بكر رضى الله عنه
اپنی زبان کو انگلیوں سے پکڑ کر کھینچ
رہے تھے، حضرت عمر رضى الله عنه نے کہا
ٹھہرو، خدا تمہاری مغفرت فرمائے۔
یعنی ایسا نہ کرو، حضرت ابو بكر رضى الله عنه
نے کہا، اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کے
مقامات میں ڈالا ہے۔

ما تكلم الريح بن خثيم رضى
الله عنه يكلام الدنيا عشرين
سنة وكان اذا اصبح وضع
دواة وقرطاساً وقلماً
فكل ما تكلم به كتبه
ثم يحاسب نفسه عند المساء

(احياء العلوم جلد ۳ صفحہ ۷۰)

حضرت ربيع بن خثيم رضى الله عنه نے
متواتر بیس سال تک دنیاوی بات چیت
بہیں کی، جب وہ صبح کرتے، تو دوات
کاغذ، اور قلم کو رکھ لیتے، جو کچھ وہ بولتے
اُسے لکھ لیتے، پھر شام کو اپنے نفس کا
محاسبہ فرماتے۔

سئل ابن المبارك رضى الله
عنه عن قول لقمان عليه السلام

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضى الله عنه
سے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے

لأنه "أن كان الكلام من
فضة فان الصمت من
ذهب". فقال معناه لو كان
الكلام بطاعة الله من فضة
فان الصمت عن معصية الله
من ذهب -
(ابن رجب صفحہ ۹۵)

بیٹے کو نصیحت - "کہ اے بیٹا اگر بات
کرنا چاندی ہو تو چپ رہنا سونا ہے۔
کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے
فرمایا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر اللہ کی
اطاعت میں کلام کرنا چاندی ہو تو اس
کی نافرمانی میں خاموش رہنا یعنی اگر
نافرمانی کا خدشہ ہو تو گفتگو سے رک جانا، سونا ہے

عن عبد الله بن مسعود رضى
الله عنه ما من شيءٍ اُحَقَّ
بطول السَّجْنِ مِنَ اللِّسَانِ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ وہ چیز جس کو لمبی قید
کا حکم ہوا ہے، زبان ہے۔

(الزهد لابن المبارك صفحہ ۱۲۹)

عن وهيب رضى الله عنه
قال قال عيسى بن مريم
عليه السلام الصمت
وهو اول العبادة -

حضرت وہیب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا۔ خاموشی سب سے
پہلی عبادت ہے۔

(الزهد لابن المبارك صفحہ ۲۲۲)

عن سالم بن ابى الجعد رضى
الله عنه قال قال عيسى عليه السلام

حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

طوبی لمن خزن لسانه ووسعہ
 بیۃ و بکی علی خطیبۃ
 نے فرمایا۔ رہے نصیب وہ شخص جس
 نے کہ اپنی زبان کو خزانہ بنایا۔ اور اس کے
 لئے اس کا گھر فراخ ہے، اور وہ اپنے
 گناہوں پر روتا ہے !
 (الزهد لابن المبادی جلد ۱ صفحہ ۴۰)

عن خالد الربیع رضی اللہ
 عنہ قال کان لقمان عبداً
 حبشياً نجاراً فقال له مولاه
 اذبح لنا هذه الشاة فذبحها
 قال اخرج لنا اطيب مضغتين
 فیہا فاخرج اللسان والقلب
 ثم مکث ما شاء اللہ ثم قال
 اذبح لنا هذه الشاة فذبحها
 فقال اخرج لنا اخبث
 مضغتين فیہا فاخرج اللسان
 والقلب فقال له مولاه
 امرتک ان تخرج
 اطيب مضغتين فیہا
 فلخرجتہما وامرتک ان
 تخرج اخبث مضغتين فیہا
 حضرت خالد ربیع رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت
 لقمان علیہ السلام سیاہ فام غلام اور بڑھتی
 تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا کہ
 ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں
 نے اُسے ذبح کیا۔ وہ بولا اس سے
 دو بہترین گوشت کی بوٹیاں نکالو۔
 انہوں نے زبان اور دل نکال کر پیش کیا
 پھر تھوڑے عرصہ کے بعد پھر کہا کہ آج
 ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں
 نے اُسے ذبح کیا۔ مالک نے کہا، کہ
 اس میں سے سب سے دو گندی
 بوٹیاں نکالو۔ انہوں نے پھر زبان اور
 دل کو نکال کر پیش کیا۔ مالک بولا۔ میں
 نے تجھے حکم دیا تھا کہ اس بکری سے

دو پاکیزہ بوٹیاں نکال، تو تو نے زبان
اور دل کو نکالا۔ اور پھر میں نے تجھے
حکم دیا کہ اس بکری سے دو گندی
بوٹیاں نکال۔ تو پھر تو نے زبان اور
دل کو نکالا حضرت نعمان علیہ السلام
نے فرمایا۔ اگر وہ دونوں ٹھیک رہیں
تو ان سے زیادہ کوئی چیز پاک صاف
ہیں، اور جب یہ دونوں اعضا گندے
ہو جائیں تو ان سے زیادہ گندی
بوٹی اور کوئی نہیں۔

فاخرجتهما فقال نعمان
انه ليس من شيء اطيب
منهما اذا طابا ولا اخبث
منهما اذا خبثا۔

(رواہ ابن جبیر ۲/)

تفسیر ابن کثیر جلد ۳

صفحہ ۲۲۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا،
تو اس بات پر تو قادر ہے کہ خاموشی
کو کلام بنائے۔ لیکن تو اس پر قادر نہیں
ہے کہ اپنی کلام کو خاموشی بنائے۔

قال علی رضی اللہ عنہ
تد اقیئ ما فرط من
صمتک ایسر من ادراکک
ما فات من منطقک۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا،
زبان سے بڑھ کر کوئی بھی چیز
زیادہ دیر مقید کی جانے کی حقدار نہیں

قال علی رضی اللہ عنہ
عند ما شئ الحق بطول
سجن من سائر

(نہج البلاغۃ جلد ۲ صفحہ ۵۳۲)

قال علی رضی اللہ عنہ لورأت
ما فی میزانک لختمت
علی سنانک ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
اگر تم ان چیزوں کو جو تمہاری میزان
میں ہیں دیکھ لیتے، تو اپنی زبان پر
مہر لگا لیتے ۔

(منہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸)

قال علی رضی اللہ عنہ
اذا تم العقل نقص الکلام
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
جب عقل کامل ہو جاتی ہے ۔ تو گفتگو
کم ہو جاتی ہے ۔

(منہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

قال علی رضی اللہ عنہ
اللسان سبع ان خلی عند
عقر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
زبان ایک درندہ ہے ۔ اگر اسے
آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ ڈالے

(منہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

قال علی رضی اللہ عنہ
هانت علیہ نفسه من
امر علیہا سانه ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ وہ
شخص جو اپنی زبان کو اپنے نفس پر
حکمران بنا دیتا ہے وہ اپنی وقعت ختم کر دیتا،

(منہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۹)

قال على رضى الله عنه
المرء مغبؤ تحت لسانه
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
انسان اپنی زبان کے پردہ کے
نیچے) چھپا ہوا ہے۔

(رہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

قال على رضى الله عنه
لا خير في الصمت عن الحكم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حکیمانہ
بات سے خاموشی میں کوئی بہتری نہیں۔
(رہج البلاغہ جلد ۲ ص ۳۳)

قال على رضى الله عنه
بكثر الصمت تكن الهيبة
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ زیادہ
خاموشی سے وقار پیدا ہوتا ہے۔
(رہج البلاغہ جلد ۲ ص ۳۴)

قال على رضى الله عنه
ان كلام الحكماء اذا كان
صوابا كان دواء واذا كان
خطا كان داء
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔
دانشمندوں کی گفتگو اگر درست ہو تو
دوا ہوتی ہے، اور غلط ہو تو بیماری
ہوتی ہے۔

(رہج البلاغہ جلد ۲ ص ۳۵)

قال على رضى الله عنه
منكثر كلامه كثر خطؤه
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس
کی گفتگو زیادہ ہو، اس کی خطائیں

زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں، اس کا حیا کم ہو جاتا ہے۔ اور جس کا حیا کم ہو جاتا ہے، اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے اور جب کا تقویٰ کم ہو، اُس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور جس کا دل مردہ ہو جائے وہ آگ میں داخل ہوگا۔

ومن کثر خطوہ قل حیاءہ
ومن قل حیائہ قل ورعہ
ومن قل ورعہ مات
قلبه ومن مات قلبه
دخل النار

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا گفتگو آپ کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ جب تک آپ اس کو زبان سے نہ نکالیں اور جب آپ اسے زبان سے نکال دیں تو آپ خود اس کی گرفت میں آجائیں گے۔ اس لئے تم اپنی زبان اس طرح محفوظ کر کے رکھو جس طرح اپنے سونے اور چاندی کو محفوظ رکھتے ہو۔ اس لئے کہ بہت سے کلمات اس طرح کے ہوتے ہیں کہ نعمت کو سلب کر لیتے ہیں۔

قال علی رضی اللہ عنہ
الکلام فی وثاقتک مالم
تتکلم بہ فاذا تکلمت بہ
صرت فی وثاقہ فاخزن
لسانک کما تخزن ذہبک
وودقک قرب کلمۃ
سلبت نعمۃ۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۴۱۶)

قال علی رضی اللہ عنہ المؤمن
اذا نظر اعتبر و اذا سکت
تفکر و اذا تکلم ذکر و اذا
استغنی شکر و اذا اصابته
شدۃ صبر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
مؤمن جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل
کرتا ہے۔ اور جب خاموش ہوتا ہے تو
غور و فکر کرتا ہے۔ اور جب گفتگو کرتا ہے
تو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جب مستغنی ہوتا
ہے تو شکر کرتا ہے اور جب اسے کوئی
تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۲ ص ۵۴۲)

قال علی رضی اللہ عنہ
المجاهل یعرف بست
خصال۔ الغضب من غیر
شیء۔ والكلام من غیر
نفع والعطیۃ فی غیر موضعها
وان لا یعرف صدیقہ من
عدوۃ، وافشاء السر والثقة
بكل احد۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
جاہل چھ خصلتوں سے پہچانا جاتا ہے
بلا وجہ غصہ۔ بغیر نفع کے گفتگو، بے
موقعہ عطیہ۔ اور اپنے دوست کو دشمن سے
نہ پہچانا۔ اور راز کو افشاء کر دینا۔
اور ہر ایک پر اعتماد کرنا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۲ ص ۵۵۲)

قال علی رضی اللہ عنہ
من طال صمته اجتلب من

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔
کہ جو زیادہ خاموش رہے گا۔ وہ ایسا

الهيئة ما ينفعه رعب پائے گا، جو اسے نفع دے گا۔

(نہج البلاغتہ جلد ۲ ص ۵۵۵)

كان ابوبكر الصديق رضى الله عنه يضع حصاة في فمه ليمنع بها نفسه من الكلام۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں سنگریزہ رکھ لیا کرتے تھے، تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو کلام سے روکیں۔

(ازالة الخفا جلد ۳ صفحہ ۸۲)

روى ابوبكر الصديق رضى الله عنه في النوم فيقبل له انك كنت تقول في لسانك هذا الذي اوردني الموارد فما فعل الله بك فقال قلت لا اله الا الله فادرنى الجنة
(کسی بزرگ کو) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خواب میں دکھائے گئے، تو ان سے کہا گیا کہ آپؓ اپنی زبان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ وہ ہے جس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا بڑا و کیا؟ فرمایا کہ میں نے کہا لا اله الا اللہ تو اس نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

(ازالة الخفا جلد ۳ ص ۸۲)

عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم یا علیؑ۔ اقبل علی شانک
 داملك سنانك واعقل من
 تعاشره من اهل زمانك
 تنكن سالماً غانماً
 نے فرمایا۔ اے علیؑ! اپنی حالت کا فکر
 کرو۔ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ اور
 اپنے معاشرے کے لوگوں کو سمجھو، تم
 محفوظ و مامون رہو گے۔
 (حلیۃ الادبیاء جلد ۴ ص ۲۳)

عن ابن ابی داؤد قال طاووساً
 واصحابه له اذا صلوا العصر
 لم یكلموا احداً وابتھلوا فی الدعاء
 حضرت ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
 ہے کہ طاووس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی
 عصر کے بعد گفتگو کی بجائے گڑ گڑا کر
 دعائیں کرتے تھے۔

(حلیۃ الادبیاء جلد ۴ ص ۱۳)

قال طاووس ما من شیء
 یتکلم بہ ابن آدم الا حسی
 علیہ حتی یتننہ فی مرضہ
 حضرت طاووس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ
 ابن آدم کا ہر کلمہ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس
 کی بیماری کی آہ و بکا بھی۔
 (حلیۃ الادبیاء جلد ۴ ص ۲)

قال جعفر بن محمد
 لو زاد افضل من التقوی ولاشی
 احسن من الصمت ولاعدو
 اضرم من الجھل ولادراوی
 فرمایا حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے۔
 تقویٰ سے افضل کوئی توشہ (زاد راہ) نہیں
 اور خاموشی سے اچھی کوئی چیز نہیں اور
 اور جہالت سے بڑھ کر ضرر دینے والا

من الكذب

کوئی دشمن نہیں اور جھوٹ سے بڑھ
کر کوئی بیماری نہیں،

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

قال ابو حازم ينبغی للمؤمن

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

ان یکون اشد حفظاً للسانہ

مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی سخت

منہ لموضع قدمیۃ -

حفاظت کرنے والا ہو۔ بہ نسبت اپنے

دوپاؤں کی جگہ کے -

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۳۰)

قال مروق العجلی تعلمت

حضرت مروق العجلی رحمۃ اللہ علیہ نے

اصمت فی عشر سنین وما

فرمایا میں نے دس سال میں خاموشی

قلت شیباً قط اذا غضبت

حاصل کی۔ اور میں نے کبھی کوئی بات نہیں

اندم علیہ اذا ذهب

کی۔ جب مجھے غصہ ہوتا، تو میں اس

عنی الغضب

پر نادم ہوتا، تو مجھ سے غصہ کی کیفیت

ختم ہو جاتی -

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۲۳۵)

قال مالک بن دینار رضی اللہ

حضرت امام مالک بن دینار رضی اللہ

عنه کان الابرار یتواصون

عنه نے فرمایا۔ ابراہین باتوں کی وصیت

بشلات بسجن اللسان وکثرة

کرتے چلے آئے ہیں۔ (۱) زبان کو بند

الاستغفار والعزلة

رکھنا (۲) استغفار کثرت سے کرنا
(۳) گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

قال اسماعیل بن امیة كان
عطاء يطيل الصمت فاذا
تكلم يخيل ايناه
يؤيد -

حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں
کہ عطاء طویل خاموشی اختیار کر نیوالے
تھے۔ جب کلام کرتے تو ہمیں خیال ہوتا
کہ وہ تائبہ کئے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۳۱۳)

صمت العوام بلسانهم و
صمت الصالحين بقلوبهم و
صمت المجين من خاطر
اسرارهم وقيل اذا كان
العبد فاطقا فيما يعنيه وما
لا بد منه فهو من حد
الصمت

عوام کی خاموشی زبان کے ساتھ ہے
اور صالحین کی خاموشی دلوں کے ساتھ
ہے اور عاشقوں کی خاموشی اسرار کے
دوسوں سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے
جب بندہ صرف مطلب اور ضروری
کام کے لئے بولتا ہے، تو گویا خاموشی
کی یہی حد ہے۔

(الاوراد ص ۲۳)

قال الامام الشافعي رضى الله
عنه لصاحبه الربيع رحمة الله

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد
ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے ربیع

اللہ علیہ یا ربیع لا تتکلم فیما
لا یعنیٰ فانک اذا تکلمت
بالکلمۃ ملکک و لم تملکھا۔
بے فائدہ بات مت کر۔ کیونکہ جب تو
بولے گا۔ تو تیرا وہ بول تیرا مالک ہو
جائے گا۔ تو اس کا مالک نہ ہوگا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۸)

ان من بن ساعده و اکثم
ابن صیفی رحمہما اللہ علیہ
اجتمعا فقال احدهما لصاحبه
کم وجدت فی ابن ادم
من العیوب فقال ہی
اکثر من ان تحصر وقد
وجدت خصلۃ ان استعملھا
الانسان سترت العیوب
کلمھا قال وما هی ؟ قال
حفظ اللسان۔

عرب کے دو دانشور قس بن ساعده اور
اکثم بن صیفی رحمہما اللہ علیہ ایک دفعہ اکٹھے
ہوئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے
سے دریافت کیا۔ کہ اے میرے بھائی!
تم آدمؑ کی اولاد میں کتنے عیب پاتے ہو؟
دوسرے نے جواب میں کہا۔ کہ وہ تو گنتی
سے باہر ہیں۔ لیکن میں ایک نیکی کو جانتا
ہوں، کہ اگر انسان اس کو استعمال کرے
تو وہ تمام عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے
دوسرے نے پوچھا۔ وہ کیا نیکی ہے؟
تو اس نے جواب دیا۔ کہ ”زبان کی حفاظت“

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال بعضهم مثل اللسان
مثل السبع ان لم تؤثقه
عدا علیک ولحقک شره
بعض حکماء نے کہا ہے کہ زبان کی مثال
دندے کی سی ہے، اگر تو اسے قابو
نہ کرے گا۔ تو وہ تجھ پر حملہ کر دے گا۔

اور تجھے اس سے نقصان پہنچے گا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۸)

قال وهب بن الورد رحمة الله عليه بلغنا ان الحكمة عشق
اجزاء تسعة منها في الصمت
والعاشق في عزلة الناس
وهب بن ورد رحمة الله عليه سے روایت
ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ دانائی
کے دس حصے ہیں۔ نو تو صرف خاموشی
میں ہیں۔ اور دسواں لوگوں سے کیسو
ہو جانا ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال ابن عينية رحمة الله عليه من حرم الخير
فليصمت فان حرمها فالمرء
خير له
حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں۔ جو شخص بھلائی سے محروم ہو جائے
اُس کو چاہیے کہ خاموشی اختیار کرے
اگر وہ بھلائی اور خاموشی سے محروم
ہو گیا تو پھر اس کے لئے مزہا ہی بہتر ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

من كلام الحكماء من نطق
في غير خير فقد لفا ومن نظر
في غير اعتبار فقد سها
من سكت في
داناؤں کا فرمان ہے۔ جو بے فائدہ
بولے، اس نے لغو حرکت کی۔ اور
جس نے بغیر عبرت کے دیکھا۔
وہ بھول گیا اور غافل ہوا۔ اور

غیر فکر نقد لہا۔ جو غور و غوض کے بغیر خاموش رہا، وہ

غافل ہوا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

ولما خرج يونس عليه السلام من بطن الحوت
طال صمته فقبل له الا تتكلم فقال الكلام صيرني
في بطن الحوت ط

جب حضرت یونس علیہ السلام اچھلی کے پیٹ سے باہر
آئے، تو انہوں نے طویل خاموشی اختیار کی کسی نے ان سے
کہا، کہ آپ بولتے کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا۔
بولنے نے تو مجھے مچھلی کے پیٹ میں ڈالا تھا!
(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں۔ خاموشی کی دو قسمیں ہیں۔

ایک خاموشی زبان کا باتوں سے خاموش

رہنا ہے، وہ باتیں جو غیر اللہ کے لئے

ہوں، غیر اللہ کے ساتھ ہوں۔ ان تمام

سے۔ دوسرا دل کی خاموشی ہے، کہ

اس میں کوئی انسانی و سوسہ کسی وقت

دل میں نہ پڑے۔ جو شخص کزبان کا

قال ابن عربی رحمۃ اللہ

علیہ الصمت قسمان :

صمت باللسان عن الحديث

لغير الله تعالى مع غير الله

تعالى جملة واحدة وصمت

بالقلب عن خاطر يخطره

في النفس في كونه من

الاکوان فمن صمت لسانه

ولم یصمت قلبه خف وزره
 ومن صمت لسانه وقلبه
 ظهر له سره وتجلي له
 ربه ومن صمت
 قلبه ولم یصمت لسانه
 فهو ناطق بلسان الحكمة و
 من لم یصمت بلسانه ولا
 بقلبه كان مملكة للشيطان
 ومسخرة له فصمت اللسان
 من منازل العامة و
 ادباب السكوت وصمت القلب
 من صفات المقربين
 اهل المشاهدات وحال
 صمت السالكين اسلامتنا من
 الافات وحال صمت المقربين
 مخاطبات التائبين فمن التزم
 الصمت في الاحوال
 كلهم لم يبق له حديث
 الا مع ربه فاذا انتقل
 من الحديث مع
 الاغنياء الى الحديث

خاموش ہو، لیکن دل کا خاموش نہ ہو،
 اس کے گن ہوں کا وزن ہلکا ہو جائے
 گار اور جس شخص کی زبان اور دل دونوں
 خاموش ہوں، اس پر مخفی اسرار کھلیں
 گے۔ اور تجلیات ربانی وارد ہوں گی
 اور جس شخص کا دل خاموش ہو، لیکن زبان
 خاموش نہ ہو، وہ جب بولے گا حکمت
 اور دانائی کے ساتھ بولے گا۔ اور وہ
 شخص جس کی نہ زبان خاموش ہے اور
 نہ ہی دل خاموش ہے، وہ شیطان
 کا غلام اور اُس کا تابع فرمان ہوگا۔
 پس زبان کی خاموشی عوام و سائلین کی
 منزل ہے۔ اور دل کے خاموش،
 رہنے والے مقربین جو اہل مشاہدہ اور حقا
 حال ہیں یہ ان کی منزل ہے۔ اور سائلین
 کی خاموشی ان کی آفات سے سلامتی رکھا
 باعث ہے (جبکہ) مقربین کی خاموشی
 محبت کے نفوں کے حال والی ہے۔ اور جو
 تمام احوال میں خاموشی اختیار کرے۔ اس
 کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں،
 پس جب وہ اغیار کی باتوں سے اعراض

مع ربہ کان نجیا مزید
اذا نطق نطق بالصواب
کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتوں میں
مشغول ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ
سے سرگوشی کرتا ہے۔ جس کی تائید
اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا بونا
صحیح اور درست ہوتا ہے۔

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

روی عن عیسیٰ علیہ السلام
قام خطیباً فقال یا بنی
اسرائیل لا تتکلموا بالحکمة
عند الجہال فتظلموہا
ولا تمنعوہا اهلہا فتظلموہم
ولا تکافئوا ظالماً قیبط
فضلکم والامور ثلاثہ
امر بین رشحہ فاتبعوہ
وامر بین غیہ فاجتنبوہ
وامر اختلف فیہ فردوہ
الی اللہ تعالیٰ -

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے
پھر فرمایا۔ اے یعقوب علیہ السلام کی
اولاد۔ بے وقوفوں کے پاس دانائی
کی بات مت کرو۔ تم ان پر ظلم کرو
گے۔ اور جو دانائی کے اہل ہیں، ان
کو دانائی سے مت روکو۔ ورنہ تم
ان پر ظلم کرو گے۔ اور ظالم کا مقابلہ نہ
کرو۔ ورنہ تمہاری فضیلت باطل ہو
جائے گی۔ کام تو صرف تین ہی ہیں۔
اول وہ کام، جن کی بھدائی بالکل
ظاہر ہو، اس کی پیروی کرو۔
دوم وہ کام، جن کی بُرائی بالکل ظاہر ہو
اس سے بچو !

سوم وہ کام، جس میں اختلاف ہو، اس
کو اللہ کی طرف لوٹا دو !

(فیض القدیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

قال ابو هريرة رضي الله عنه حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
لا خير في فضول الكلام ہیں کہ فضول باتوں میں کوئی بھلائی نہیں
(روی ابن عبد البر)

(آداب الشرعیہ جلد ۱ ص ۴۳)

قال عمرو بن العاص حضرت عمرو بن العاص فاتح
رضي الله عنه الكلام كالذوار مصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بات
ان اقللت منه تقع وان کی مثال دوا کی سی ہے، اگر اس کو
اكثرت منه قتل . تھوڑا استعمال کرے گا، فائدہ
دے گی۔ اور اگر تو اسے زیادہ
استعمال کرے گا۔ تجھے قتل
کر ڈالے گی۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال لقمان عليه السلام حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے
لولده يا نبي اذا انتخر بیٹے کو نصیحت فرمائی۔ اے میرے
الناس بحسن كلامهم پیارے بیٹے! جب لوگ

اپنے کلام پر فخر کریں تو تو اپنی اچھی
خاموشی کے ساتھ اُن پر فخر کر۔ زبان
صبح و شام دوسرے اعضاء کو
کہتی ہے، تمہارا کیا حال
ہے؟ تو وہ اعضاء اسے جواب
دیتے ہیں۔ ہم اُس وقت تک
آرام میں ہیں، جب تک تو ہمیں
چھوڑے رہے گی۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

فانتخرا انت بحسن
صفحت یقول اللسان کل
صباح وکل مساء للجوارح
کیف انتن فیقلن بخیر
ان ترکتنا۔

چار بادشاہ اکٹھے ہوئے۔ ایران
کا بادشاہ بولا۔ میں ایک دفعہ بھی
اُن کی بات پر پشیمان نہیں ہوا
(جبکہ) کسی دفعہ میں کسی ہوئی بات پر
پشیمان ہوا ہوں۔ روم کا بادشاہ
بولا۔ میں اُن کی بات پر زیادہ قدردان
رکھتا ہوں کسی ہوئی بات سے۔
چین کا بادشاہ بولا، جب تک میں
نربڑوں، میں اس بات کا مالک
ہوں۔ پھر جب میں یوتنا ہوں تو
وہ بات میری مالک بن جاتی ہے۔

قیل اجتمع اربعة ملوک
فتکلموا فقال ملک الفرس
ماندمت علی مالم اقل
مرة وندمت علی ماقلت
مرارا و قال قیصر انا
علی رد مالم اقل اقدر
منی علی رد ماقلت و قال
ملک الصين مالم اتکلم
بکلمة ملکتهما فاذا تکلمت
بها ملکتنی و قال ملک
الهند العجب ممن یتکلم

ہندوستان کا بادشاہ یولا۔ اس
 شخص پر تعجب ہے، جو بات کرتا
 ہے اور (جب) اس کی بات
 پھیل جاتی ہے، تو اُسے نقصان
 پہنچتا ہے۔ اور اگر بات نہیں
 پھیلتی، تو اُس کا (کوئی) فائدہ
 بھی نہیں پہنچتا۔

بکلمۃ ان رفعت ضرت
 وان لم ترفع لم تنفع

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۹۹)

کہا گیا ہے۔ کہ اگر تو اپنے اعمال
 نامے کو پڑھ لیتا، تو کبھی اپنی
 تلوار میان سے نہ نکالتا۔ اور
 اگر تو اپنی ترانہ کو دیکھ لیتا تو
 اپنی زبان پر مہر لگا دیتا۔

وقیل لا تقرأ صحیفۃ
 لا غدت صحیفۃ ولو
 رأیت مافی میزانہ
 لخمتم علی ساندہ

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۹۹)

ایک دانا کا قول ہے کہ جب تجھے
 اپنی بات پسند آئے تو خاموشی اختیار
 کر۔ اور جب تجھے خاموشی اچھی
 لگے تو کلام کر۔

قال الحکیم اذا اعجبک
 الکلام فاصمت واذا اعجبک
 الصمت فتکلم

(المستطرف جلد ۱ ص ۹۹)

دكان يقال من السكوت
ما هو ابلغ من الكلام
لان السفيه اذا سكت
عنه كان في اغتمام
کہا جاتا ہے کہ خاموشی کلام سے
بلوغ تر ہے۔ کیونکہ جب بیوقوف
سے سکوت برتنا جائے تو وہ غم
میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

وقيل لرجل بم سادكم
الا حنف فوالله ما كان
باكر بكم سنا ولا بالثركم
مالا نقال بقوة سلطانه
على لسانه .
کسی سے کہا گیا کہ احنف
تمہارا سردار کیوں کہ ہو گیا،
حالانکہ نہ وہ تم سے عمر میں زیادہ ہے
اور نہ ہی تم سے زیادہ مالدار ہے
تو اس نے جواب دیا کہ اسے
اپنی زبان پر قابو ہے۔
(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

وقيل الكلمة اسيرة
في وثاق الرجل
فاذا تكلم بهما صار في
وثاقهما .
اور کہا گیا ہے کہ بات آدمی کی
بیڑی میں قید ہے۔ پھر جب
وہ بات کرتا ہے تو وہ اس کی بیڑی
میں ہو جاتا ہے۔
(المستطرف ج ۱ ص ۷۹)

وكان بهما ام جالسا
ايك رات بهرام بادشاه کسی درخت

ذات یسلة تحت شجرة
 ضمع منها صوت طائر
 فرماه فاصابه فقال
 ما احسن حفظ اللسان
 بالطائر والانسان
 لو حفظ هذا لسانه
 ما هلك

کے نیچے بیٹھا تھا۔ اس درخت
 پر سے ایک پرندہ کی آواز سنی۔
 اور اُسے تیر مارا۔ وہ پرندہ مر گیا
 تو بہرام بولا۔ پرندے اور انسان
 کو زبان کی حفاظت بہت ضروری
 ہے۔ اگر یہ پرندہ آواز نہ نکالتا
 تو نہ مرنے لگتا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قال ابن مسعود رضي الله
 عنه كوتوا اينابيع
 العلم مصابيح الهدى
 احلاس البيت
 سرح الليل جدد
 القلوب خلقان الثياب
 يعرفون عند اهل السموات
 ويخفون عند اهل الارض

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے۔ تم لوگ علم کے
 چشمے، ہدایت کے چراغ، گھر کے
 ٹاٹ گھریلو معاملات اور تنگی ترشی کو ہر اک سے
 بیان نہ کر نیا لے رات کے اُجالے، زندہ
 دل۔ پھٹے پرانے کپڑوں والے بن کر
 رہو۔ آسمان والوں میں معروف اور زمین
 والوں میں گمنام رہو۔

(شرح ابن ابی حدید جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال
 جلسوا عند معاویۃ فتکلموا
 وسکت الا حنف فقال معاویۃ
 مالک لا تتکلم ابنا بحرقا لانا
 ان صدقت واخاف اللہ ان
 کذبت

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں۔ ایک دفعہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ
 عنہ کے ہاں بیٹھے تھے، تو انہوں نے گفتگو
 شروع کی لیکن احنف رضی اللہ عنہ خاموش
 رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا اے احنف آپ کیونکر خاموش
 ہیں۔ تو احنف نے جواب دیا۔ اگر میں
 سچی بات کہوں تو مجھے اپنی جان کا خوف
 ہے۔ اور اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھے
 خدا کا خوف ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

قال ابوالدرداء رضی اللہ عنہ
 انصف اذنیك من نیک فانما
 جعل لك اذنان اثنان وقم واحد
 لتسمع اکثر مما تقول

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ صحابی
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کانوں
 اور زبان کے درمیان انصاف سے کام
 لو۔ تجھے خدا کی طرف سے دو کان عطا
 ہوئے ہیں اور ایک زبان، جس کا
 مطلب یہ ہے کہ زیادہ سنو اور تھوڑا بولو

(العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

قال اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ نے

مقتل الرجل بین فکیہ
فرمایا انسان کی موت اس کے دونوں
جبرٹوں کے درمیان ہے۔ یعنی زبان)

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۲)

قال جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
یَمُوتُ الْفَتَى مِنْ عَشْرَةِ بِلْسَانِهِ
وَلَيْسَ يَمُوتُ الْمَرْءُ مِنْ عَشْرَةِ الرَّجُلِ
فَعَشْرَتُهُ مِنْ فِيهِ تَرْمِي بِرَأْسِهِ
وَعَشْرَتُهُ بِالرَّجْلِ تَبْرَأُ عَلَى مَهْلٍ
حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں نوجوان اپنی زبان غلطی سے پھسلنے
سے مرجاتا ہے، لیکن انسان اپنے پاؤں
کے پھسلنے سے نہیں مرتا۔ زبان کے
پھسلنے سے تو سر کے بل گرتا ہے اور
پاؤں کے پھسلنے والا دیر سے شفا یاب
ہو جاتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۳)

قال هرم بن حبان رضی اللہ
عنه صاحب الکلام بین احدی
منزلیّین ان فصر فیہ خصم
وان اغرق فیہ اثم
حضرت هرم بن حبان رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں۔ گفتگو کرنے والا دو منزلوں
میں ہے۔ اگر وہ کم گفتگو کرتا ہے تو ہار
مان لیتا ہے اور وہ زیادہ گفتگو کرتا ہے
تو گنہ گار ہوتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۲)

قال ثیب بن شیبۃ رضی اللہ
حضرت ثیب بن شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں جو شخص بُری بات سن کر خاموش رہتا
ہے تو اس بات کا نقصان اس سے
ختم ہو جاتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۷۷۲)

عنه من سمع الكلمة يكرهها
فسكت عنها انقطع ضرها عنه

قال اشاعر

الحلم زين والسكوت سلامة
فاذا نطقت فلا تكن مكثارا
ما ان ندمت على سكوتي مرة
لكن ندمت على الكلام مرارا

شاعر کہتا ہے۔

بروباری انسان کی زینت ہے اور
خاموشی میں سلامتی ہے، پھر جب تو گفتگو
کرے تو زیادہ گفتگو نہ کر۔ میں خاموشی میں
ایک دفعہ بھی لشیان نہیں ہوا۔ لیکن میں
بولنے میں کئی دفعہ پشیمان ہوا ہوں۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۷۷۳)

قال الحسن بن هانئ رضي الله عنه

خل جنبيك لوامي
وامض عنه بسلام
مت بداء الصمت خير
لك من داء الكلام
رب لفظ ساق زجال
قيام و قيام
انما السالم من الج

حضرت حسن بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں۔ تیر مارنے والے کے لئے تم اپنی
دونوں کروٹوں کو کھلا چھوڑ دو اور اُس
کے پاس سے سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ۔
اگر تو خاموشی کی بیماری سے مر جائے تو تیرے
لئے گفتگو کی بیماری سے بہتر ہے۔ زبان
سے نکلے ہوئے چند لفظ، اگر وہ درگروہ
کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

فہ بلجام

صرف وہی بچے گا، جو اپنے منہ کو لگام
دے گا۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۳)

قال عبد اللہ بن طاہر رحمۃ اللہ
اقلل کلامک واستعد من شره
ان ابلاء ببعضه مقرون
واحفظ لسانک واحتفظ من عیبه
حتی یکون کاسه مسجون
حضرت عبد اللہ بن طاہر رحمۃ اللہ فرماتے
ہیں۔ گفتگو تھوڑی کر اور اس کے شر سے
پناہ مانگ، کیونکہ بعض گفتگو کے ساتھ
مصیبت ملی ہوتی ہے۔ اور اپنی زبان کی
حفاظت کر اور اس پر پہرہ بٹھیا۔ حتیٰ کہ وہ
زبان قیدی کی طرح ہو جائے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ بن عبد اللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال یزید بن ابی حنیبلہ رضی اللہ
عنه ان المتکلم یتنظّر الفتنۃ وان المنصت
یبتنظر الرحمۃ۔
حضرت یزید بن ابی حنیبلہ رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں گفتگو کرنا لافتنہ کا انتظار کرتا
ہے۔ اور خاموش رہنے والا رحمت کا منتظر
رہتا ہے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ بن عبد اللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال ابو الذیال رحمۃ اللہ علیہ تعلم
الصمت کما تعلم الکلام فان یکون
الکلام ببہدیک فان الصمت یفیکک
حضرت ابو الذیال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
جس طرح تم کلام کرنا سیکھتے ہو اسی طرح سے
خاموشی سیکھو۔ اگر کلام تجھے ہدایت کرتی ہے تو

اسی طرح خاموشی تجھے بچائے گی۔

(جامع بیان العلم وفضلہ بن عبد اللہ جلد ۱ ص ۱۳۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش
نصیب ہے وہ شخص جو اپنی زبان کا مالک
ہے اور اس کے لئے اپنا گھر فراخ ہے اور
وہ اپنے گناہوں پر روتا ہے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن
ملک لسانہ ووسعہ بیتہ وکی علی خطیئہ
(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر
باسناد حسن)

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۵۴)

شاعر کہتا ہے جب تو چاہتا ہے کہ نکالیف
سے بچکر زندہ رہے، اور تیری عقل بڑھے
اور تیری عزت محفوظ رہے تو اپنی زبان
سے کسی آدمی کا پردہ چاک نہ کر۔ پردے ایسے
ہی رہنے دے، اور لوگوں کی زبانوں کو
کون روک سکتا ہے۔

قال الشاعر
اذا شئت ان تحیا سلیمان الاذی
وغفلک موفور عرضک حصین،
لسانک لا تذکرہ عورۃ امرئ
فلک عورات وللدناس لسن
(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۷۱)

حضرت محمد بن علان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں۔ ابن آدم تیرے عیب گنتی سے باہر ہیں
اور عیوب تیرے بیان کرنے سے زیادہ ہی
ہیں اور سب پر زبان کی حفاظت کرنا کل
تجھ پر پردہ ڈال دینگا اور ذرا پردہ کو پہچان تو سہی؟

قال محمد بن علان رحمۃ اللہ علیہ
عیوب، ابن آدم کا تخصیص
دکتر تھا فوق ما تذکر
وحفظ اللسان لہا کلھا
غدا سا تر افادہ ما نشتتر

قال نصر بن احمد رضى
الله عنه ،
لسان الفتى حنف الفتى حيث يجهل
وكل امرئ ما بين فكيه مقتل
كم فاتح الاب الشر لنفسه
اذالم يكن قفل على فيه مقل
حضرت نصر بن احمد رضى الله عنه نے
فرمایا ، تو جوان کی زبان جب بیوقوفی
کرے تو اس کی موت ہے ، اور ہر
انسان اپنے جبرٹوں کا مقتول ہے
اور بیشمار ایسے ہیں جن کے من پر قفل نہیں
ہوتا اور اسوجہ سے وہ اپنے آپ پر بُرائی
کا دروازہ کھولنے کے باعث جیل کے مستحق ہیں

(الفتوحات الربانیة جلد ۶ ص ۳۷۵)

قال محمد بن عبيد الله بن الزنجي
البغد ادى رحمة الله عليه ،
انت من الصمت (من الزل
ومن كثير الكلام ف
لا تقل القول ثم تتبعه
يا ليت ما كنت قلت لم اقل
حضرت محمد بن عبد الله بن زنجی بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ، تو خاموشی
سے پھسل کر ایسی چیزیں کہتے ہو گے ۔
اور زیادہ بولنے سے خطرہ ہے ۔
ایسی بات نہ کہ جس کے بعد توبہ کہے
کہ جو بات میں نے کی ہے ، وہ نہ کہتا
(الفتوحات الربانیة جلد ۲ ص ۳۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ ! آمِينَ ! آمِينَ !

امروز سعید و مسعود و مبارک
شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
ابوئیں محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم



